25
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا

فی فضل الصدقة والزكوٰة

اربعینِ صدقات وزکوٰۃ

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

25

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثًا

فی فضل الصدقة والزکوٰة

اربعینِ صدقات وزکوٰۃ

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔لاہور

نام کتاب: اربعینِ صدقاتؑ وزکوٰۃ

تألیف: ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمُود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ... ﴾ الآية))

’’جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔‘‘ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

’’آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔‘‘

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ’’یومِ عید‘‘ بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرْقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ـــ))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ـــ))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔"[2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

1. شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔
2. شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا ـ)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1ـ المقاصد الحسنة : 411ـ

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411ـ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28ـ 46ـ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727ـ

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ ”أَلْاَرْبَـعُـوْنَ في فضل الصدقة والزكٰوة“ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

نفلی صدقہ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾ لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ؗ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴿۲۷۳﴾ ؑ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۷۴﴾﴾ (البقرۃ: 272 تا 274)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے نبی!) لوگوں کو ہدایت دینا آپ کی ذمہ داری نہیں، لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور تم اپنے مال میں سے جو خرچ کرو، وہ تمھارے اپنے فائدے کے لیے ہے، اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو وہ اللہ کی رضا حاصل کرنے ہی کے لیے کرتے ہو، اور تم اپنے مال میں سے جو خرچ کرو گے اس کا تمھیں پورا پورا صلہ دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

(صدقات تو) ان ضرورت مندوں کے لیے ہیں جو اللہ کے کاموں میں ایسے مشغول ہوں کہ (اپنے روزگار کے لیے) زمین میں دوڑ دھوپ نہ کر سکتے ہوں، نا واقف شخص ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے انھیں مال دار خیال کرے، تم انھیں ان کے چہروں سے پہچان لو گے، وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے اور تم اپنے مال میں سے جو کچھ خرچ کرتے ہو، بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔ جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں رات اور دن میں، چھپا کر اور ظاہر، ان کے رب کے ہاں ان کے لیے اجر ہے، نہ انھیں کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝۴ۚ﴾ (الأنفال: 3، 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے انھیں جو رزق دیا ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے اپنے رب کے ہاں درجے ہیں اور بخشش ہے اور باعزت رزق ہے۔‘‘

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۱۰۳﴾

(التوبة: 103)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’(اے نبی!) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے (تاکہ) آپ اس کے ذریعے سے انھیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں اور ان کے لیے دعا کریں، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے سکون (کا باعث) ہے، اور اللہ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔‘‘

دکھاوے کی زکاۃ، نماز اور روزہ سب شرک ہے

حدیث: 1

((عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَـنْ صَـلّٰـى يُـرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِىْ فَقَدْ اَشْرَكَ .)) [1]

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا صدقہ کیا، اس نے شرک کیا۔''

حرام مال سے دی گئی زکاۃ یا صدقہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا

حدیث: 2

((وَعَـنْ اُسَـامَةِ بْـنِ عُمَيْرِ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَـالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَـقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ .)) [2]

''حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں فرماتا۔''

---

[1] الترغيب والترهيب للشيخ محى الدين الديب، رقم الحديث: 43.

[2] صحيح سنن النسائى، للالبانى، رقم الحديث: 2364، صحيح الجامع الصغير، رقم: 1855.

حلال کمائی سے کیے گئے معمولی صدقہ کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیتے ہیں

حدیث: 3

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّی أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ایک کھجور کے برابر بھی حلال کمائی سے صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی سے ہی صدقہ قبول کرتا ہے۔ (حلال کمائی سے کیا گیا صدقہ) اللہ تعالیٰ دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کے مالک کے لیے اسے پالتا (بڑھاتا) رہتا ہے، جس طرح کوئی تم میں سے اپنا بچھیرا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔''

صدقہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم کا باعث بنتا ہے

حدیث: 4

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِی سَحَابَةٍ، اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ، فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَائَهُ فِی حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاة، باب الصدقة من کسب طیب، رقم: 1410.

الشِّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَآئِمٌ فِیْ حَدِيقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهٖ ، فَقَالَ لَهٗ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِی سَمِعَ فِی السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهٗ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لِمَ تَسْأَلُنِی عَنْ اسْمِی؟ فَقَالَ: إِنِّی سَمِعْتُ صَوْتًا فِی السَّحَابِ الَّذِی هٰذَا مَآؤُهٗ يَقُولُ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا ، قَالَ: أَمَّا إِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّی أَنْظُرُ إِلٰی مَا يَخْرُجُ مِنْهَا ، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهٖ ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِی ثُلُثًا ، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهٗ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنگل میں کھڑا تھا اس نے بادل سے آواز سنی (کسی نے آواز دی) کہ فلاں آدمی کے باغ کو پانی پلاؤ، چنانچہ بادل ایک طرف چلا اور اپنا پانی ایک سنگلاخ زمین پر انڈیل دیا، اچانک نالیوں میں سے ایک نالے نے سارا پانی جمع کر لیا وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا۔ دیکھا کہ ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہے اور اپنے بیلچے سے پانی ادھر ادھر تقسیم کر رہا ہے۔ اس آدمی نے کہا: اللہ کے بندے تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: فلاں۔ وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے بندے! تو میرا نام کیوں پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل سے، جس کا یہ پانی ہے آواز سنی تھی کہ فلاں کے باغ کو پانی پلاؤ، اور تیرا نام لیا (میں جاننا چاہتا ہوں) تو اپنے باغ میں کیا کرتا ہے؟ اس نے کہا: جب تو نے پوچھا ہے تو میں بتا دیتا ہوں کہ جو کچھ میرے باغ میں پیدا ہوتا ہے، اس کا تہائی حصہ صدقہ کر دیتا ہوں، اور ایک تہائی

[1] مختصر صحیح مسلم للالبانی، رقم الحدیث: 354.

سے میں اور میرا عیال کھاتا ہے اور ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں۔''

صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصہ کو دور کرتا ہے

حدیث 5:

((وَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَدَقَةُ السِّرِّ تُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَ صِلَةُ الرَّحِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَفِعْلُ الْمَعْرُوْفِ یَقِی مَصَارِعَ السُّوْءِ.)) [1]

''اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے نیک عمل آدمی کو برائی کے گڑھے میں گرنے سے بچاتی ہے۔''

صدقہ جہنم کی آگ سے بچاتا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَیَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ وَ لَهٗ ذُرِّیَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَاۤ اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۶۶﴾ ﴾

(البقرۃ: 265۔ 266)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی رضا جوئی اور پوری دلجمعی سے اپنے مال خرچ کرتے ہیں، اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی سطح پر ہو،

[1] صحیح الجامع الصغیر، رقم الحدیث:3660، سلسلۃ الصحیحۃ، رقم:1908.

اس پر زور کی بارش ہو تو وہ دو گنا پھل لائے، پھر اگر اس پر زور کی بارش نہ بھی ہو تو پھوار ہی (کافی ہے) اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو، اس کے نیچے نہریں بہتی ہوں، اس باغ میں اس کے لیے ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے بڑھاپا آ جائے جبکہ اس کی اولاد کمزور ہو، پھر (اچانک) اس باغ پر ایسا بگولا آ پڑے جس میں آگ ہو اور وہ اسے جلا کر رکھ دے؟ اس طرح اللہ تمھارے لیے آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم غور و فکر کرو۔''

حدیث :6

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.)) [1]

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جہنم کی آگ سے بچو، خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو۔''

افضل صدقہ پانی پلانا ہے

حدیث :7

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ قَالَ: فَحفرَ بِئْرًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ.)) [2]

''اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: اے اللہ کے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ، رقم: 1417.

[2] صحیح سنن ابو داود للالبانی، رقم الحدیث: 1474.

رسول! سعد کی ماں فوت ہوگئی پس کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی پلانا۔ انہوں نے ایک کنواں کھودا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے (ثواب کے) لیے ہے۔''

صدقہ کے لیے سفارش کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے

حدیث: 8

((وَعَنْ اَبِی بَرْدَةَ بْنِ أَبِی مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَـائَـهُ السَّـائِـلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِى اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ.)) [1]

''اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، جب نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی سائل آتا یا کوئی آدمی اپنی حاجت بیان کرتا تو آپ ﷺ (لوگوں سے) ارشاد فرماتے: تم سفارش کرو تمہیں بھی ثواب ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا دلائے گا۔''

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۠ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝٣٩ ﴾

(الروم: 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سود پر جو (قرض) دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں کے مالوں میں (شامل ہو کر) بڑھے، تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا، اور تم اللہ کا چہرہ

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب التحریض علی الصدقة والشفاعة فیها، رقم: 1432.

چاہتے ہوئے جو کچھ بطور زکاۃ دیتے ہو، تو ایسے لوگ ہی (اپنا مال) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔"

حدیث: 9

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ.)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کرنے سے اللہ عزت بڑھاتا ہے اور عاجزی اختیار کرنے پر اللہ بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے۔"

صدقہ دینے میں جلدی کرنا چاہیے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِيْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰﴾ (المنافقون: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور اس میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمھیں دیا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے، پھر وہ کہے اے میرے رب! تو نے مجھے قریب مدت تک مہلت کیوں نہ دی کہ میں صدقہ کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہو جاتا۔"

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۲۵۴﴾ (البقرة: 254)

---

[1] مختصر صحیح مسلم، رقم: 1790، سلسلة الصحيحة، رقم: 2328.

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ہم نے تمھیں جو کچھ دیا اس میں سے خرچ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دن آ جائے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی سفارش ہی کام آئے گی اور کفر کرنے والے ہی ظالم ہیں۔''

حدیث: 10

((وَعَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر میں افضل ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ صدقہ جو تو تندرستی کی حالت میں کرے، تجھے غربت کا خوف بھی ہو اور دولت کی خواہش بھی، اور (یاد رکھو) صدقہ کرنے میں دیر نہ کرنا کہیں جان حلق میں آ جائے اور پھر تو کہے کہ فلاں کے لیے اتنا صدقہ، اور فلاں کے لیے اتنا صدقہ، حالانکہ اس وقت تو تیرا مال غیروں کا ہو ہی چکا۔''

مسلمان کے کھیت سے پرندے جو کھا جائیں وہ بھی صدقہ ہے

حدیث: 11

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب فضل الصدقة الشحيح الصحيح، رقم: 1419.

إِنْسَانٌ ، أَوْ بَهِيمَةٌ ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان جو درخت لگائے، یا کھیتی سینچے، پھر اس سے انسان یا پرندے یا چار پائے کھائیں تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔''

عورت اپنے گھر کے خرچہ سے صدقہ دے سکتی ہے

حدیث : 12

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا .)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب عورت گھر کے کھانے سے صدقہ دے بشرطیکہ (شوہر کے ساتھ) بگاڑ کی نیت نہ ہو تو اسے اس کا اجر ملے گا، اور اس کے خاوند کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔''

صدقہ دے کر واپس لینا قبیح حرکت

حدیث : 13

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ ،

---

[1] مختصر صحیح مسلم، رقم: 978، سلسلة الصحيحة، رقم: 8 .

[2] صحیح بخاری، كتاب الزكاة، باب من امر خادمه بالصدقة ولم يناول بنفسه، رقم: 1425 .

وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لَا تَشْتَرِ ، وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ .)) [1]

''اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لیے اللہ کی راہ میں دیا۔ جس کو دیا تھا اس نے اسے ضائع کر دیا (پوری خدمت نہ کی) تو میں نے اس کو خریدنا چاہا، اور خیال کیا کہ وہ سستا بیچ دے گا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے مت خریدو، اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو، خواہ وہ تم کو ایک درہم میں دے، کیونکہ صدقہ دے کر واپس لینے والا ایسا ہے جیسا قے کر کے چاٹنے والا۔''

میت کی طرف سے صدقہ کرنا جائز ہے

حدیث: 14

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ فوت ہوگئی ہے، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔''

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الزكاة، باب هل يشترى الرجل صدقته، رقم: 1490.

[2] سنن الترمذى، ابواب الزكاة، رقم الحديث: 538، مسند أحمد: 333/1 و 370۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ہر نیکی کا کام صدقہ ہے

حدیث :15

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ نَبِيُّكُمْ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ .)) [1]

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمہارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔''

اپنے عزیز واقارب اور رشتہ داروں کو صدقہ وزکاۃ دینا افضل ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ۝٢٦﴾ (بنی اسرائیل : 26)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو بھی، اور فضول خرچی سے مال نہ اڑا۔''

حدیث :16

((وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ ، وَعَلَى ذِى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ ، وَصِلَةٌ .)) [2]

''اور حضرت سلمان ابن عامر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک مسکین پر صدقہ کرنا صدقہ ہے اور اقاریب پر صدقہ کرنا صدقہ اور صلہ رحمی کہلاتا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الزکاء ، باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف ، رقم :2328.

[2] صحیح سنن النسائی للالبانی ، رقم الحدیث:242.

غلطی سے زکاۃ صدقہ غیر مستحق کو دے دیا جائے تب بھی اس کا پورا ثواب مل جاتا ہے

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى غَنِيٍّ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ وَعَلٰى سَارِقٍ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ، أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ زِنَاهَا، وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ يَعْتَبِرُ، فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ، وَلَعَلَّ السَّارِقَ يَسْتَعِفُّ بِهَا عَنْ سَرِقَتِهِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کہا: میں آج کی رات صدقہ دوں گا۔ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ! تعریف تیرے ہی لیے ہے میرا صدقہ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ثبوت اجر المتصدق وان وقعت الصدقة فی ید فاسق، رقم: 2362.

زانیہ کو مل گیا۔ اس نے کہا: کہ میں آج رات پھر صدقہ کروں گا۔'' وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار کو دے دیا۔ لوگو نے باتیں کیں کہ آج کوئی مال دار کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا: اے اللہ! تعریف تیرے ہی لیے ہے میرا صدقہ مال دار کے ہاتھ لگ گیا ہے، میں آج پھر صدقہ دوں گا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح لوگوں نے کہنا شروع کر دیا: رات کسی نے چور کے ہاتھ میں صدقہ دے دیا۔ اس نے کہا کہ اے اللہ! تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ میرا صدقہ زانیہ، غنی اور چور کے ہاتھ لگ گیا۔ پس اسے (خواب میں) کہا گیا: تیرے سب صدقے قبول ہو گئے، زانیہ کو اس لیے کہ شاید وہ زنا سے بچ جائے، غنی کو اس لیے کہ شاید اسے شرم آئے اور عبرت ہو اور چور کو اس لیے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے۔''

زکاۃ کی فرضیت کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَہُمۡ اَجۡرُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۷﴾ ﴾

(البقرۃ: 277)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور نماز قائم کی اور زکاۃ ادا کرتے رہے، ان کے لیے ان کے رب کے پاس اجر ہے، اور نہ ان پر کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۠ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ ﴿۳۹﴾ ﴾

(الروم: 39)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سود پر جو (قرض) دیتے ہو تا کہ وہ لوگوں

کے مالوں میں (شامل ہو کر) بڑھے، تو وہ اللہ کے ہاں نہیں بڑھتا، اور تم اللہ کا چہرہ چاہتے ہوئے جو کچھ بطور زکاۃ دیتے ہو، تو ایسے لوگ ہی (اپنا مال) کئی گنا بڑھانے والے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝﴾ (حٰم السجدة : 6-7)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دے میں تو تمھارے جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، سو اس کی طرف سیدھے ہو جاؤ اور اس سے بخشش مانگو اور مشرکوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کا انکار کرنے والے بھی وہی ہیں۔''

حدیث: 18

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: ① اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ ② نماز قائم کرنا۔ ③ زکاۃ ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ

[1] صحيح بخاری، كتاب الايمان، باب بنی الاسلام علی خمس، رقم: 8.

الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .)) ❶

''اور حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی۔''

حدیث :20

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّی مَالَهُ، وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ . فَقَالَ: وَاللّٰهِ! لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِی عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا، قَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: فَوَاللّٰهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِی بَكْرٍ رضی اللہ عنہ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے (اور زکاۃ بیت المال میں جمع کرانے سے انکار کر دیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ آپ لوگوں سے کیوں کر جہاد کریں گے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہیں۔ جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور اپنی جانیں مجھ سے بچا لیں۔ مگر حق

❶ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب البیعة علی ایتاء الزکاۃ، رقم :1401.

❷ صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم :1399 و140.

کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ کی قسم! میں تو اس سے ضرور لڑوں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا۔ کیونکہ زکاۃ کا مال حق ہے۔ واللہ! اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ بھی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے۔ مجھے نہ دیں گے تو ان سے ضرور لڑائی کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''واللہ! اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا، اور میں جان گیا کہ حق یہی ہے۔''

زکاۃ کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَیَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۴﴾ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾ ﴾

(التوبة : 34، 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! بے شک اکثر علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق ہی کھاتے ہیں اور وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کے ماتھوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا:) یہ وہ (مال) ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کر کے رکھا تھا، لہٰذا (اب اس کا مزہ) چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما فَقَالَ: أَعْرَابِیٌّ: أَخْبِرْنِی عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ﴾ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَهُ ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللّٰهُ طُهْرًا لِلْأَمْوَالِ .)) [1]

’’اور حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ایک اعرابی نے کہا ’’مجھے اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ الْفِضَّةَ ﴾ کے مطلب سے آگاہ فرمائیے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس آدمی نے سونا چاندی جمع کیا اور اس کی زکاۃ نہ دی تو اس کے لیے خرابی ہے، اور یہ آیت زکاۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے۔ جب زکاۃ فرض ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے مال زکاۃ کے ذریعے پاک کر دیا۔‘‘

زکاۃ کی اہمیت کا بیان

حدیث: 22

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ ، وَجَبِيْنُهٗ ، وَظَهْرُهٗ ، كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب ما ادی زکاۃ فلیس بکنز، رقم: 1404.

بَيْـنَ الْـعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيلَهُ، إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، قِيلَ: يَـا رَسُـولَ الـلّٰـهِ! فَـالْـإِبِلُ قَالَ: وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَـقَّهَـا، وَمِـنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُـطِـحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَاحِدًا تَـطَـؤُهُ بِـأَخْـفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَـلَـيْـهِ أُخْـرَاهَـا فِـي يَـوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُـقْـضٰـى بَيْـنَ الْـعِبَـادِ، فَيَرٰى سَبِيلَهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إِلَى النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سونے اور چاندی کا مالک ہو لیکن اس کا حق (یعنی زکاۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس (سونے اور چاندی) کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ پھر ان کو جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر ان سے اس (منکر زکاۃ) کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ جب کبھی (یہ تختیاں گرم کرنے کے لیے) آگ میں واپسی لے جائی جائیں گی تو دوبارہ (عذاب دینے کے لیے) لوٹائی جائیں گی، (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ یہاں تک کہ انسانوں کے فیصلے ہو جائیں۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا معاملہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے، اور اس کے حق سے یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے دن کا دودھ دوھے (اور عرب کے رواج کے مطابق یہ دودھ مساکین کو پلا

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، رقم: 229.

دے) وہ قیامت کے دن ایک ہموار میدان میں اوندھے منہ لٹایا جائے گا اور وہ اونٹ بہت فربہ اور موٹے ہو کر آئیں گے ان میں سے ایک بچہ بھی کم نہ ہو گا (یعنی سب کے سب) اس (منکرِ زکاۃ) کو اپنے کھروں، پاؤں سے روندیں گے۔ اور اپنے منہ سے کاٹیں گے۔ جب پہلا اونٹ (یہ سلوک کر کے) جائے گا تو دوسرا آ جائے گا (اس سے یہ سلوک) سارا دن ہوتا رہے گا جس کا عرصہ پچاس ہزار سال (کے برابر) ہے۔ حتیٰ کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے گا پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے گا یا جہنم کی طرف۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! گائے اور بکری کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی گائے اور بکری والا ایسا نہیں جو ان کا حق (زکاۃ) ادا نہ کرے مگر جب قیامت کا دن ہو گا تو وہ اوندھا لٹایا جائے گا۔ ایک ہموار زمین پر، اور ان گائے اور بکریوں میں سے کوئی کم نہ ہو گی (سب کی سب آئیں گی) اور ان میں سے کوئی سینگ مڑی ہوئی نہ ہو گی، نہ بغیر سینگوں کے، اور نہ ٹوٹے ہوئے سینگوں والی۔ وہ اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ اور اپنے کھروں سے روندیں گی۔ جب پہلی گزر جائے گی تو پچھلی آ جائے گی (یعنی لگا تار آتی رہیں گی) دن بھر ایسا ہوتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا۔ پھر وہ اپنا راستہ جنت کی طرف دیکھے یا دوزخ کی طرف۔"

حدیث 23:

((وَعَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَمَرَّ أَبُو ذَرٍّ رضی اللہ عنہ وَهُوَ يَقُولُ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِكَيٍّ فِي ظُهُورِهِمْ، يَخْرُجُ مِنْ جُنُوبِهِمْ، وَبِكَيٍّ مِنْ قِبَلِ أَقْفَائِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جِبَاهِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا:

هٰـذَا أَبُـو ذَرٍّ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَقُولُ قُبَيْلُ، قَالَ: مَا قُلْتُ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ ﷺ .)) [1]

''اور سیدنا احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قریش کے چندلوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے خزانہ جمع کرنے والوں کو بشارت دو ایسے داغ کی جوان کی پیٹھ پر لگائے جائیں گے اوران کے پہلوؤں سے آر پار ہو جائیں گے۔ ان کی گدیوں (گردن) میں لگائے جائیں گے تو ان کی پیشانیوں سے پار ہو جائیں گے۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ ایک طرف ہوکر بیٹھ گئے۔ تو میں نے (لوگوں سے) پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ ابو ذر رضی اللہ عنہ ہیں۔ چنانچہ میں ان کی طرف گیا اورعرض کیا یہ کیا تھا جو میں نے ابھی ابھی آپ سے سنا جو آپ نے ارشاد فرمایا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے وہی کہا ہے جو میں نے ان (مسلمانوں) کے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔''

حدیث :24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَـالًا فَـلَـمْ يُـؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَـانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ، ثُـمَّ يَـقُـولُ: أَنَـا مَـالُكَ، أَنَـا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا ﴿لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ﴾ الآيَةَ.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب في الكنازين للاموال والتغليظ عليهم، رقم: 2307.

[2] صحيح بخاری، كتاب الزكاة، باب اثم مانع الزكاة، رقم: 1403.

اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکاۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کا مال ایسے گنجے سانپ کی شکل بن کر، جس کی آنکھوں پر دو نقطے (داغ) ہوں گے اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔ پھر اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے) ''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال دیا ہے اور وہ بخیلی کرتے ہیں تو اپنے لیے یہ بخل بہتر نہ سمجھیں بلکہ ان کے حق میں برا ہے، عنقریب قیامت کے دن یہ بخیلی ان کے گلے کا طوق بننے والی ہے۔''

حدیث :25

((وَعَنْه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّـهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْـرَائِيـلَ أَبْـرَصَ ، وَأَقْـرَعَ ، وَأَعْـمَـى ، بَدَا لِلَّـهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَـلِيَهُـمْ فَبَـعَـثَ إِلَيْهِـمْ مَلَكًا ، فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَـبُّ إِلَيْكَ؟ قَـالَ: لَـوْنٌ حَسَـنٌ ، وَجِـلْـدٌ حَسَنٌ ، قَدْ قَذِرَنِي الـنَّـاسُ قَـالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا ، وَجِلْدًا حَسَـنًـا ، فَـقَالَ: أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَـرَاءَ فَـقَـالَ: يُبَـارَكُ لَكَ فِيهَـا: وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَـبُّ إِلَيْكَ؟ قَـالَ: شَـعَـرٌ حَسَنٌ ، وَيَذْهَـبُ عَنِّي هَذَا قَدْ قَذِرَنِي الـنَّـاسُ قَـالَ: فَـمَسَـحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ: فَأَيُّ الْمَـالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ: يُبَـارَكُ لَكَ فِيهَـا . وَأَتَى الْأَعْمَى ، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَـالَ: يَـرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي ، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ الـلّٰـهُ إِلَيْـهِ بَـصَـرَهُ، قَـالَ: فَـأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ

فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ ، وَوَلَّدَ هٰذَا ، فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ ، وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ؟ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ ، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ: مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا ، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِي ، وَفَقِيرًا فَقَالَ: أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ ، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ .)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی دوسرا

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث أبرص وأعمى وأقرع في بنی اسرائیل، رقم: 3464.

گنجا اور تیسرا اندھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانے کا ارادہ فرمایا ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا۔ وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا: تجھے کون سی چیز بہت پیاری ہے؟ اس نے کہا: اچھا رنگ اور اچھا بدن اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس (کے جسم) پر ہاتھ پھیرا، پس اس سے اس کی گندگی دور ہوگئی اور اچھا رنگ اور اچھا بدن دے دیا گیا۔ پھر فرشتے نے کوڑھی سے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، یا کہا: گائے۔ راوی (اسحاق) کو شک ہے ہاں کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے ایک حاملہ اونٹنی دے دی گئی، اور کہا اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟'' اس نے کہا: خوب صورت بال اور وہ چیز مجھ سے دور ہو جائے جس سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کا گنجا پن جاتا رہا اور خوبصورت بال اسے دے دیئے گئے۔ فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: گائے، پس ایک حاملہ گائے اسے دے دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ تجھے اس میں برکت دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور کہا تجھے سب سے زیادہ پیاری چیز کون سی ہے؟ اس نے کہا: اللہ مجھے بینائی دے دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا، اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ فرشتے نے کہا: تجھے سب سے زیادہ مال کون سا پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ اسے ایک حاملہ بکری دے دی گئی۔ پس بچے لیے کوڑھی اور گنجے نے

اونٹ اور گائے کے اور اندھے نے بکری کے۔ جس سے کوڑھی کے لیے ایک جنگل اونٹوں سے بھر گیا، گنجے کے لیے ایک جنگل گائیوں سے بھر گیا، اور اندھے کے لیے ایک جنگل بکریوں سے بھر گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر (کچھ عرصہ بعد) فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی صورت اور شکل میں آیا۔ اور آ کر کہا: غریب آدمی ہوں سفر میں میرا مال واسباب جاتا رہا، اب میرا آج کے دن (اپنی منزل پر) پہنچنا اللہ کی مہربانی اور تیرے سبب سے ہے۔ میں تجھ سے اسی ذات کے واسطہ سے مانگتا ہوں، جس نے تجھے اچھا رنگ جسم اور مال دیا ہے ایک اونٹ چاہتا ہو، جس کے ذریعے اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔ اس نے کہا: حقدار بہت ہیں (یعنی خرچ زیادہ ہے مال کم ہے) فرشتے نے کہا: میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو غریب تھا اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت اور مال دیا۔ اس نے کہا: مجھے تو یہ مال و دولت باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا: تو جھوٹا ہے، اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس اس کی (سابقہ) صورت میں آیا اور کہا: غریب مسافر ہوں، سفر میں میرا مال واسباب جاتا رہا۔ آج میں (اپنی منزل پر) نہیں پہنچ سکتا ہوں، مگر اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور تیرے سبب سے تجھ سے اسی ذات کے واسطہ سے مانگتا ہوں جس نے تجھے بینائی دی۔ ایک بکری (چاہتا ہوں) کہ اس کے باعث اپنی منزل پر پہنچ سکوں۔ اندھے کہا: بے شک میں اندھا تھا۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی دی، پس تو جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے۔ اللہ کی قسم! آج کے دن میں تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا۔ اس چیز سے جسے تو اللہ کے لیے لینا چاہے۔ فرشتے نے کہا: اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ حقیقت یہ ہے کہ تم (تینوں) کو آزمایا گیا۔ پس تجھ سے اللہ راضی ہوا تیرے

دونوں ساتھیوں پر غصہ کیا گیا۔"

حدیث: 26

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِى النَّارِ.)) [1]

"اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زکاۃ نہ دینے والا قیامت کے دن آگ میں ہوگا۔"

حدیث: 27

((وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللّٰهُ بِالسِّنِيْنَ.)) [2]

"اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زکاۃ ادا نہ کرنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔"

حدیث: 28

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَشَاهِدَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَالْمُحَلِّلَ، وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ.)) [3]

"اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے، کھلانے، گواہی دینے اور کتابت کرنے والے سب لوگوں پر لعنت فرمائی۔ نیز بال گوندھنے، گندوانے والی پر، زکاۃ ادا نہ کرنے والے پر، حلالہ نکالنے اور نکلوانے والے پر

---

1. صحيح الترغيب والترهيب للالبانى، رقم الحديث: 760.
2. صحيح الترغيب والترهيب، رقم الحديث: 761.
3. صحيح الترغيب والترهيب، رقم الحديث: 756.

بھی لعنت فرمائی ہے۔‘‘

زکاۃ کی شرائط

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَاِنْ تَابُوْا وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ ؕ وَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴾ (التوبۃ : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ دین میں تمھارے بھائی ہیں۔ اور ہم اپنی نشانیاں ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔‘‘

حدیث: 29

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا رضی اللہ عنہ إِلَی الْیَمَنِ ، فَقَالَ: ادْعُهُمْ إِلَی شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِی كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِی أَمْوَالِهِمْ ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ ، وَتُرَدُّ عَلَی فُقَرَائِهِمْ .)) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا، تو ارشاد فرمایا: لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دو کہ وہ گواہی دیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اگر وہ یہ تسلیم کرلیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ ہر دن اور رات میں اللہ تعالیٰ نے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ وقول اللّٰہ تعالٰی: ﴿واقیموا الصلاۃ......﴾، رقم :1395.

ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو پھر انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکاۃ) فرض کیا ہے جو کہ ان کے اغنیاء سے لیا جائے گا اور ان کے فقراء کو دیا جائے گا۔''

حدیث: 30

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ عَلَيْهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جو مال حاصل ہونے کے بعد اپنے مالک کے پاس سال تک پڑا رہے، اس پر زکاۃ فرض ہے۔''

زکاۃ لینے اور دینے کے آداب کا بیان

حدیث: 31

((وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُصَدِّقًا فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمَّا جَمَعَ لِي مَالَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهِ إِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ، فَقُلْتُ لَهُ: أَدِّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا صَدَقَتُكَ، فَقَالَ: ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ، وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ عَظِيمَةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنَا بِآخِذٍ مَا لَمْ أُومَرْ بِهِ، وَهَذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيبٌ، فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ، فَافْعَلْ، فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ، وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُهُ، قَالَ: فَإِنِّي فَاعِلٌ، فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِي عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ

[1] صحیح سنن الترمذی للالبانی، رقم الحدیث: 515.

اللّٰهِ! أَتَانِی رَسُولُكَ لِيَأْخُذَ مِنِّی صَدَقَةَ مَالِی وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِی مَالِی رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا رَسُولُهُ قَطُّ قَبْلَهُ، فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِی، فَزَعَمَ أَنَّ مَا عَلَیَّ فِيهِ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا لَبَنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً عَظِيمَةً لِيَأْخُذَهَا فَأَبَى عَلَیَّ، وَهَا هِیَ ذِهْ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! خُذْهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ذَاكَ الَّذِی عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ آجَرَكَ اللّٰهُ فِيهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ، قَالَ: فَهَا هِیَ ذِهْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا، قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِی مَالِهِ بِالْبَرَكَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں ایک آدمی کے پاس پہنچا، اس نے میرے سامنے اپنا مال پیش کر دیا۔ اس کا مال بس اتنا ہی تھا کہ اس شخص کو ایک سال کی اونٹنی ادا کرنا تھی۔ میں نے اسے کہا: ''ایک سال کی بچی دے دو۔'' اس نے کہا: ''وہ نہ دودھ دینے والی ہے اور نہ سواری کے قابل، لہٰذا یہ میری اونٹنی ہے، جوان اور موٹی تازی، یہ لے لیجیے۔ میں نے کہا: میں تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے بغیر اسے نہیں لے سکتا، ہاں البتہ نبی اکرم ﷺ تمہارے قریب ہی (مدینہ منورہ میں) تشریف فرما ہیں، اگر آپ پسند کریں، تو ان کی خدمت میں اپنی اونٹنی پیش کر دو جو میرے سامنے پیش کی ہے، اگر آپ ﷺ نے تجھ سے قبول فرما لی تو میں بھی اسے قبول کر لوں گا، لیکن اگر آپ ﷺ نے قبول نہ فرمائی تو میں بھی قبول نہیں کروں گا، لہٰذا وہ تیار ہو گیا اور میرے ساتھ روانہ ہوا اونٹنی بھی اپنے ہمراہ لے لی۔ ہم جب

---

[1] صحیح سنن ابی داود، رقم الحدیث: 140.

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس نے عرض کیا: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! آپ ﷺ کا تحصیلدار میرے پاس صدقہ وصول کرنے آیا، اور اللہ کی قسم یہ پہلا موقعہ ہے کہ آپ ﷺ کا قاصد میرے پاس صدقہ کے لیے آیا ہے۔ میں نے اپنا مال ان صاحب کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے کہا ایک سال کی بچی دے دو، حالانکہ وہ دودھ دے سکتی ہے نہ ہی سواری کے قابل ہے، (میں نے کہا) یہ اونٹنی جوان موٹی تازی ہے لے لیجیے، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ اب میں اسے (یعنی اونٹنی کو) لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں کہ اسے قبول کر لیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر واجب تو اتنا ہی تھا لیکن اگر خوشی سے نیکی کرو گے تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اور ہم اس کو قبول کر لیں گے۔ اس نے کہا: یہ اونٹنی موجود ہے، اسے قبول کیجیے، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے لینے کا حکم صادر فرمایا اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔''

حدیث :32

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيْدِ! اِتَّقِ اللّٰهَ، لَا تَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ ذٰلِكَ لَكَذٰلِكَ؟ قَالَ: اَيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ. قَالَ: فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَعْمَلُ لَكَ عَلَى شَيْءٍ اَبَدًا.)) [1]

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے انہیں زکاۃ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: اے ابو ولید! (مال زکاۃ کے بارے میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا قیامت کے روز اس حال میں نہ آنا کہ تم

[1] صحيح الترغيب والترهيب، رقم الحديث: 778.

(اپنے کندھوں پر) اونٹ اٹھائے ہوئے آؤ جو بلبلا رہا ہو یا (اپنے کندھوں پر چوری کی ہوئی) گائے اٹھائی ہوئی ہو، جو ڈکار رہی ہو، یا بکری اٹھا رکھی ہو جو ممیا رہی ہو (اور مجھے سفارش کے لیے کہو)۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مال زکاۃ میں خرد برد کا یہ انجام ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (یہی انجام ہوگا) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کبھی بھی عامل کا کام نہیں کروں گا۔''

ان اشیاء کا بیان جن پر زکاۃ واجب ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ۳۴ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۳۵ ﴾

(التوبة: 34، 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! بے شک اکثر علماء اور درویش لوگوں کا مال ناحق ہی کھاتے ہیں اور وہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، تو آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا، پھر اس سے ان کے ماتھوں، ان کے پہلوؤں اور ان کی پیٹھوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا:) یہ وہ (مال) ہے جو تم نے اپنے

لیے جمع کر کے رکھا تھا، لہٰذا (اب اس کا مزہ) چکھو جو تم جمع کرتے رہے تھے۔“

حدیث:33

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا ، وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ لَهَا . أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟ قَالَتْ: لَا ، قَالَ: أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ . قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا ، إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ .)) [1]

”اور عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تجھے یہ پسند ہے کہ اللہ تجھے ان کے بدلہ میں قیامت کے دن دو کنگن آگ سے پہنائے؟ اس نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اتار کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے اور عرض کیا: یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہیں۔“

حدیث:34

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ . بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، هَذِهِ فَرِيضَةُ

[1] صحیح سنن ابی داود، رقم الحدیث:1382.

الـصَّدَقَةِ الَّتِى فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـلَى الْمُسْلِمِينَ ، وَالَّتِى أَمَـرَ الـلّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَـلْيُـعْـطِهَـا ، وَمَـنْ سُـئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِى أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ ، فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْـرِيـنَ إِلَـى خَـمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى ، فَإِذَا بَـلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى ، فَـإِذَا بَـلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ ، فَـإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِى سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْـدَى وَتِسْـعِـيـنَ إِلَـى عِشْـرِيـنَ وَمِـائَةٍ فَـفِيهَـا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْـجَـمَـلِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِى كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُـونٍ ، وَفِـى كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِـلِ فَـفِيهَـا شَـاةٌ ، وَفِـى صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِى سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَـعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَـى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَـاهٍ فَـإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِى كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، فَإِذَا كَـانَـتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَـدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ، وَفِى الرِّقَّةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَىْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا .)) [1]

---

[1] صحیح البخاری ، کتاب الزکاۃ ، باب زکاۃ الغنم ، رقم : 1454 .

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں بحرین کا حاکم مقرر کیا تو ان کو یہ احکامات لکھ کر دیئے (شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم فرمانے والا) یہ وہ زکاۃ ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر مقرر کی اور جس کا حکم اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا پس اس حکم کے مطابق جس مسلمان سے زکاۃ مانگی جائے وہ ادا کرے اور جس سے زیادہ مانگی جائے وہ ہرگز نہ دے۔ چوبیس اونٹوں میں یا ان میں سے کم میں ہر پانچ میں ایک بکری دینی ہوگی۔ پانچ سے کم میں کچھ نہیں جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس اونٹوں تک تو ان میں ایک برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھتیس اونٹ ہو جائیں پینتالیس تک تو ان میں دو برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں ساٹھ اونٹوں تک تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی۔ جب اکسٹھ اونٹ ہو جائیں پچھتّر اونٹوں تک تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینا ہوگی۔ جب چھہتر اونٹ ہو جائیں نوے اونٹوں تک ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں دینا ہوں گی جب اکانوے اونٹ ہو جائیں ایک سو بیس اونٹوں تک تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں جفتی کے قابل دینا ہوں گی۔ جب ایک سو بیس اونٹوں سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹ میں دو برس کی اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی اونٹنی دینا ہوگی اور جس کے پاس چار ہی (یا چار سے بھی کم) اونٹ ہوں تو ان پر زکاۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دے۔ جب پانچ اونٹ ہو جائیں۔ تو ایک بکری دینا ہوگی اور جب جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس ہو جائیں ایک سو بیس بکریوں تک تو ایک بکری دینا ہوگی جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں دو سو تک تو دو بکریاں دینا ہوں گی جب دو سو سے زیادہ ہو جائیں تین سو تک تو تین بکریاں دینا ہوں گی جب تین سو سے

زیادہ ہو جائیں تو ہر سینکڑے کے پیچھے ایک بکری دینا ہوگی۔ جب کسی شخص کے چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں زکاۃ نہیں ہے مگر اپنی خوشی سے مالک کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ میں دینا ہوگا (بشرطیکہ دوسو درہم یا اس سے زیادہ چاندی ہو) لیکن اگر ایک سو نوے درہم (یا ایک سو ننانوے) برابر چاندی ہو تو زکاۃ نہ ہوگی لیکن اگر مالک اپنی خوشی سے دینا چاہے۔ (تو دے سکتا ہے)۔''

مصارفِ زکاۃ کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْعٰمِلِیْنَ عَلَیْهَا وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الْغٰرِمِیْنَ وَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝۶۰ ﴾ (التوبۃ: 60)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''زکاۃ تو صرف فقیروں اور مسکینوں اور ان اہلکاروں کے لیے ہے جو اس (کی وصولی) پر مقرر ہیں اور ان کے لیے جن کی دلداری مقصود ہے اور گردنیں چھڑانے اور قرضہ داروں (کے قرض اتارنے) کے لیے اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں، (یہ) اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ خوب جاننے والا، اور حکمت والا ہے۔''

حدیث: 35

((وَعَنْ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَعْطِنِي مِنْ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ،

فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ حَقَّكَ .)) [1]

''اور حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی حضرت زیاد طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا: مجھے صدقہ سے کچھ دیجیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: زکاۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہ تو کسی نبی کے حکم پر راضی ہوا۔ اور نہ ہی کسی غیر کے حکم پر، یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ نے زکاۃ میں حکم فرمایا اور زکاۃ کے آٹھ مصرف بیان کیے پس اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھ کو تیرا حق دوں گا (ورنہ نہیں)۔''

حدیث: 36

((وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مَخَارِقِ الْهَلَالِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً ، فَاتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْاَلُهٗ فِيْهَا ، فَقَالَ: اَقِمْ حَتّٰى تَاتِيَنَا الصَّدَقَةُ ، فَنَاْمُرُ لَكَ بِهَا ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيْصَةُ! اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثَةِ رَجُلٍ: تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهٗ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ، اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ، وَرَجُلٍ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبُ قِوَامًا مِّنْ عَيْشٍ ، اَوْ قَالَ: سِدَادًا مِّنْ عَيْشٍ ، فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ ، يَا قَبِيْصَةُ! سُحْتٌ يَّاْكُلُهَا

[1] صحيح: سنن ابى داود، كتاب الزكاة، باب من يعطى من الصدقة، رقم: 1630.

صَاحِبُهَا سُحْتًا .)) [1]

''اور قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ضامن بنا (قرضدار ہوگیا)، چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس ٹھہر جاؤ، یہاں تک کہ صدقہ آجائے، ہم اس میں سے تم کو دلوا دیں گے، پھر ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا حلال نہیں ہے، مگر تین آدمیوں کو۔ ایک وہ جس نے ضمانت اٹھائی۔ پس اس کے لیے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ ضمانت ادا ہو جائے پھر وہ سوال کرنے سے رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی آفت پہنچی اور اس کا مال واسباب ہلاک ہوگیا، تو اس کے لیے سوال کرنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے، یا فرمایا جو اس کی حاجت مندی کو دور کر دے۔ اور تیسرا وہ شخص کہ اس کو سخت فاقہ پہنچے، یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین معقول آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ فلاں شخص کو سخت فاقہ پہنچا ہے، پس اس کے لیے مانگنا درست ہے، یہاں تک کہ اسے اتنا مل جائے کہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے یا فرمایا: حاجت مندی کو دور کرے، اے قبیصہ! ان تین صورتوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، اور ایسا سوال کرنے والا حرام کھاتا ہے۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُصِيبَ رَجُلٌ فِی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب من تحله له المسئلة، رقم: 2404.

وَفَـآءَ دَيْنِهٖ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِـغُرَمَآئِهٖ: خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ ، وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ .)) [1]

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو ان باغات میں نقصان پہنچا جو اس نے خریدے تھے۔ پس وہ بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا، لیکن صدقہ سے اس کا قرض پورا نہ ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو ملتا ہے لے لو، اس کے سوا تمہارے لیے کچھ نہیں۔''

حدیث 38:

((وَعَـنْهُ رضی اللہ عنہ قَـالَ: بَـعَثَ عَلِيٌّ رضی اللہ عنہ وَهُـوَ بِـالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَـفَـرٍ: الْأَقْـرَعُ بْنُ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيُّ ، وَعُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ ، وَعَـلْـقَـمَةُ بْـنُ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيُّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدُ الْخَيْرِ الطَّائِيُّ ، ثُمَّ أَحَدُ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ: فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ فَقَالُوا: أَتُعْطِي صَـنَادِيدَ نَجْدٍ ، وَتَدَعُنَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنِّيْ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ .)) [2]

''اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے مٹی میں ملا ہوا کچھ سونا (یعنی کان سے نکلا ہوا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا: [1] اقرع بن حابس حنظلی [2] عیینہ بن بدر فزاری [3] علقمہ بن علاثہ عامری [4] ایک آدمی بنی کلاب

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساقاة، باب استحباب الوضع من الدين، رقم: 3981.

[2] صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب اعطاء المؤلفة، رقم: 2451.

سے زید خیر الطائی یا پھر بنی نبہان سے، اس پر قریش بہت غضبناک ہوئے اور کہنے لگے، آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ان کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔''

حدیث :39

((وَعَنْ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبْعِدُنِي مِنَ النَّارِ، فَقَالَ لَهُ: اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَوَ لَيْسَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِينَ بِثَمَنِهَا.)) [1]

''اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت سے قریب کر دے، اور دوزخ سے دور ہٹا دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان کو آزاد کر اور غلام کو نجات دلا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، جان آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا آزاد کرے، غلام کو نجات دلانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت ادا کرنے میں مدد کرے۔''

حدیث :40

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: مَا لَكَ؟

[1] مسند احمد: 299/4، سنن دار قطنی: 135/2۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي ، وَأَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا ، قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا ، فَقَالَ: فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا ، قَالَ: فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا ، قَالَ: خُذْهَا ، فَتَصَدَّقْ بِهِ ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَوَاللّٰهِ! مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ، يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ ، أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ، ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ اس نے کہا: میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو ایک غلام آزاد کرسکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا: کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے، ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں (زکاۃ) کی کھجوروں کا ایک عرق لایا گیا، عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا

[1] صحيح البخاری ، كتاب الصوم ، باب المجامع فی رمضان ، رقم :1937 .

صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر ارشاد فرمایا: اچھا جاؤ، اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔''

سوال کرنے کی مذمت کا بیان

حدیث: 41

((وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ .)) [1]

''اور حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں: اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے، پہلے اپنے بال بچوں، عزیزوں کو دو، اور عمدہ خیرات وہی ہے جس کو دے کر آدمی مالدار رہے، اور جو کوئی سوال کرنے سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کو بچائے گا، اور جو کوئی بے پرواہی کی دعا کرے، اللہ تعالیٰ اسے بے پرواہ کردے گا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لا صدقۃ الا عن ظهر غنی، رقم: 1427.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم .

2: الـجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباري، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت .

3: الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ .

4: الســنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة .

5: الســنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة .

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ .

7: الســنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض .

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض .

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى .

10: صـحـيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت .

11: مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ .

12: مشكوٰة الـمـصـابيـح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت .